ٹیلی فون پر نکاح

مولانا محمد اسماعیل قادری
فاضل دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس بارے میں کہ:

لڑکا امریکہ میں تھا اور لڑکی پاکستان میں۔ لڑکے اور لڑکی والوں کے درمیان معاملات طے ہونے کے بعد ٹیلی فون پر اس طرح نکاح ہوا کہ ٹیلی فون کے ساتھ اسپیکر بھی لگا ہوا تھا، جس کے ذریعہ لڑکی کی طرف سے ایجاب ٹیلی فون پر لڑکے تک گیا اور ایجاب کو ان گواہوں نے سنا اور ایسا ہی لڑکے نے بھی وہاں انتظام کیا تھا۔ اس لڑکی کے ایجاب کو صرف وہاں والد نے سنا۔ اس کے بعد لڑکے نے نکاح کو ٹیلی فون پر ہی قبول کیا۔ اور اس کی آواز یہاں لڑکی نے اور اس کے گواہوں نے سنی۔ کیا ٹیلی فون پر اس طرح نکاح کرنے سے نکاح منعقد ہوگیا یا نہیں؟ برائے مہربانی اس کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں۔

سائلہ: **زاہدہ وصی**، صنوبر کاٹیج، نارتھ کراچی

الجواب بعون الوهاب

تمام فقہائے احناف نے بڑی وضاحت سے یہ بات لکھی ہے کہ نکاح کے لئے ایجاب و قبول ضروری ہے اور ایجاب و قبول کے لئے شرط ہے کہ ان کی ادائیگی ایک مجلس میں دو مسلمان گواہوں کے سامنے اس طرح ہو کہ دونوں گواہ ایک ساتھ ایجاب و قبول سنیں۔ چنانچہ علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ومن شرائط الايجاب والقبول اتحاد المجلس

(درمختار، ج ۴، ص ۶۵)

یعنی ایجاب وقبول کی شرائط میں سے ہے کہ مجلس ایک ہو۔

علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱) عاقل ہونا (۲) بلوغ (۳) گواہ ہونا یعنی ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو، گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں (۴) ایجاب وقبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ (بہارِ شریعت، ج ۷، کتاب النکاح)

یہی وضاحت فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۱۲۶، فتح القدیر، ج ۳، ص ۲۰۴، فتاویٰ قاضی خان، ج ۱، ص ۱۵۶ اور فتاوی فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۶۰، میں موجود ہے۔

ٹیلی فون پر نکاح میں ایک لازمی خرابی یہ ہے کہ مجلس ایجاب وقبول ایک نہیں ہوتی۔ دوسری خرابی عام طور پر یہ ہوتی ہے کہ گواہان ایک ساتھ الفاظِ نکاح نہیں سن سکتے۔ سوال مذکور میں تحریر کردہ وضاحت کے مطابق اگرچہ اسپیکر سسٹم کے ذریعہ گواہوں کا ایک ساتھ سننا ممکن ہو گیا لیکن ظاہر ہے کہ اختلافِ مجلس کی خرابی بدستور قائم ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

> الفرق بین الکتاب والخطاب ان فی الخطاب لو قال قبلت فی مجلس اخرلم یجز و فی الکتاب یجوز. (ردالمختار، ج ۴، ص ۶۵)
>
> یعنی خط وکتابت اور براہِ راست گفتگو میں فرق ہے۔ براہِ راست گفتگو میں اگر قبول کا لفظ دوسری مجلس میں ادا کیا تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ جبکہ خط و کتابت میں جائز ہوگا۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ ڈائریکٹ گفتگو میں جس جگہ ایجاب ہوا، اسی جگہ قبول کرنا ضروری ہے۔ جبکہ ٹیلی فون پر ایجاب وقبول کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ مزید ایک اور خرابی درآتی ہے جس کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: (ٹیلی فون پر نکاح باطل ہونے کی) تیسری وجہ یہ ہے کہ ٹیلی فون پر صرف آواز سنی جاتی ہے، کون شخص قبول کر رہا ہے؟ یہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور صرف آواز سے یہ متعین نہیں کیا جا سکتا کہ یہ فلاں شخص کی آواز ہے۔ اس لئے کہ آواز دوسرے کی طرح بنائی جا سکتی ہے۔ لوگ جانوروں کی آوازوں کی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اگر سامنے نہ ہو تو پہچانا نہیں جا سکتا کہ یہ آواز جانور کی ہے یا انسان نقل کر رہا ہے۔ بہر حال ٹیلی فون پر نکاح باطل ہے۔ اس کے صحیح ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ (وقار الفتاویٰ، ج ۳، ص ۵۲)

شرح صحیح مسلم شریف میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

بعض اوقات لڑکا ایک ملک میں اور لڑکی دوسرے ملک میں ہوتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

کہ لڑکی کا نکاح کر کے اس کو لڑکے کے پاس بھیج دیں۔ مثلاً لڑکی پاکستان میں اور لڑکا انگلینڈ میں ہے۔ ایسے مواقع پر لوگ پوچھتے ہیں کہ آیا ٹیلی فون پر نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بتا چکے ہیں کہ نکاح میں یہ ضروری ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلسِ نکاح میں ایجاب وقبول کیا جائے اور جب لڑکا انگلینڈ میں ٹیلیفون پر قبول کر رہا ہے تو اس کا یہ قبول کرنا مجلس میں دو گواہوں کے سامنے نہیں ہے اور وہ شرعاً اور قانوناً لڑکے کے قبول کرنے کی گواہی نہیں دے سکتے۔ اس لئے ٹیلیفون پر نکاح کرنا جائز نہیں۔ (شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۸۲۹)

ہاں البتہ یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ لڑکا خط یا ٹیلی فون کے ذریعہ کسی شخص کو اپنا وکیل بنا دے اور وہ وکیل لڑکے کی طرف سے پاکستان میں ایجاب وقبول کر لے اور یہ ایجاب وقبول حسبِ دستور دو گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ہو، اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اس کی مثال خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہے کہ آپ نے نجاشی کی طرف خط لکھا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور نجاشی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام حبیبہ کا نکاح کر دیا۔ (المبسوط، ج ۵، ص ۱۶، ۱۵۔ بحوالہ شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۸۲۹)

حاصل کلام یہ کہ نکاح کے صحیح ہونے کے لئے ایجاب وقبول کا ایک مجلس میں دو مسلمان گواہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ٹیلیفون پر اس طرح کی صورت ناممکن ہے۔ اس لئے ٹیلیفون پر نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی ایسی ہی مجبوری ہے کہ نکاح جلد کرنا ہے اور لڑکا یہاں نہیں آ سکتا تو وکالت کی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

ماہنامہ کاروان قمر کراچی .... دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کے سابق طلبہ کا ترجمان

ایک عوامی اسلامی پرچہ

قرآن وسنت، فقہ وتصوف اور تاریخ وسوانح کے علاوہ

متنوع اسلامی عنوانات پر ہر ماہ عمدہ مضامین پیش کرتا ہے

زیر ادارت: علامہ محمد صحبت خان کوہاٹی .... ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

مقام اشاعت: دار العلوم انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی

فضل العالم علی العابد کفضلِ القمرِ علی سائرِ الکواکب (سنن ابوداود وترمذی)